فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۱ ظہور ۱۳۴۳ ہش — ۲ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ — ۱۱ اگست ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۰ اگست بوقت ۷½ بجے صبح

پرسوں حضور کو ہلکا سا ٹمپریچر رہا۔ کل حضور کو حرارت تو نہیں تھی مگر شام سے کھانسی کی تکلیف ہوگئی۔ نیز ضعف کی بھی شکایت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ڈھاکہ ۹ اگست۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کی طبیعت قدرے بہتر ہے۔ لیکن ڈاکٹر ابھی آپریشن کا مشورہ ہی دے رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفاء کامل و عاجل بخشے۔ آمین۔

ربوہ ۱۰ اگست۔ حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل ہے کی طبیعت بوجہ پیرانہ سالی اکثر ناساز رہتی ہے۔ ضعف دن بدن زیادہ ہو رہا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت یاب فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مبارک وہی دن ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت اور وفا میں گزرے

اگر انسان صادق اور وفادار نہیں تو اس کے اعمال کی کچھ بھی قیمت نہیں

"عبداللطیف کے لئے وہ دن جو اس کی سنگساری کا دن تھا کیسا مشکل تھا۔ وہ ایک میدان میں سنگساری کے لئے لایا گیا اور ایک خلقت اس تماشہ کو دیکھ رہی تھی۔ مگر وہ دن اپنی جگہ کس قدر قدر و قیمت رکھتا ہے۔ اگر اس کی باقی ساری زندگی ایک طرف ہو اور وہ دن ایک طرف' تو وہ دن قدر و قیمت میں بڑھ جاتا ہے۔ زندگی کے یہ دن بہرحال گزر ہی جاتے ہیں اور اکثر بہائم کی زندگی کی طرح گزرتے ہیں۔ لیکن مبارک وہی دن ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت اور وفا میں گزرے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس لطیف اور عمدہ غذائیں کھانے کے لئے اور خوبصورت بیویاں اور عمدہ عمدہ سواریاں سوار ہونے کو رکھتا ہے، بہت سے نوکر چاکر ہر وقت خدمت کے لئے حاضر رہتے ہیں۔ مگر ان سب باتوں کا انجام کیا ہے؟ کیا یہ لذتیں اور آرام ہمیشہ کے لئے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ان کا انجام آخر فنا ہے۔ مردانہ زندگی یہی ہے کہ اس زندگی پر فرشتے بھی تعجب کریں۔ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو کہ اس کی استقامت اخلاص اور وفاداری تعجب خیز ہو۔ خدا تعالیٰ نامرد کو نہیں چاہتا۔ اگر زمین و آسمان بھی ظاہری اعمال سے بھر دیں لیکن ان اعمال میں وفا نہ ہو تو ان کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ کتاب اللہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب تک انسان صادق اور وفادار نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی نمازیں بھی جہنم ہی کو لے جانے والی ہوتی ہیں۔ جب تک پورا وفادار اور مخلص نہ ہو ریاکاری کی جڑ اندر سے نہیں جاتی ہے لیکن جب پورا وفادار ہو جاتا ہے اس وقت اخلاص اور صدق آتا ہے اور وہ زہریلا مادہ نفاق اور بزدلی کا جو پہلے پایا جاتا ہے دور ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۲، ۲۶۳)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفایابی کے لئے صدقہ کی تحریک

— محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ —

گزشتہ سال انصار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفایابی کے لئے مسلسل چالیس دن صدقہ جاری رکھنے کی تحریک میں خدا کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بدستور کمزور چلی آرہی ہے۔ اس لئے میں پھر انصار سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے پُرزور دعاؤں کے ساتھ ایک بار پھر چالیس روز تک صدقہ جاری رکھنے کی اس تحریک میں حصہ لیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے اور ہم عاجزوں پر رحم فرماتے ہوئے وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

صدقہ کی رقوم دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں بھجوا دی جائیں۔

خاکسار: مرزا ناصر احمد
صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۴ء

ملکی اور ملی خدمت کا بہترین موقعہ

یوں تو ایک بیدار مغز انسان کے لئے ہر لمحہ انفرادی خدمت کے ہزاروں موقع ہوتے ہیں۔ مگر بعض مواقع کبھی کبھار نصیب ہوتے ہیں۔ چنانچہ ۷ اگست سے سرکاری طور پر منایا جانے والا شجرکاری کا ہفتہ اس نوعیت کا ایک سنہری موقعہ ہے۔ اگر ہر ایک فرد کو کم از کم ایک پھل یا سایہ دار نیا پودا لگانے کی توفیق مل جائے۔ تو چند سال میں ملکی سرمایہ میں غیر معمولی اضافہ ہو سکتا ہے۔ اراکین انصار اللہ اس سلسلہ میں بہترین مثال قائم کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت … سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۶۴ء

مطلّقہ سے دوبارہ نکاح کا مسئلہ

(نوٹ:۔ یہ مضمون خطا سے خالی نہیں ہے۔ دراصل یہ اہلِ علم حضرات کے لئے دعوت ہے کہ وہ اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔)

مرد اور عورت دونوں میں سے کون طلاق چاہتا ہے اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ (۱) مرد طلاق دینا چاہتا ہے عورت نہیں چاہتی۔ (۲) عورت طلاق لینا چاہتی ہے مرد نہیں چاہتا (۳) عورت اور مرد دونوں طلاق چاہتے ہیں ان تینوں صورتوں کے لئے شریعت میں طلاق کا لفظ ہی استعمال کیا گیا ہے۔ البتہ فقہا نے ایسی طلاق کے حلئے جو عورت چاہتی ہے "خلع" کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ خلع دو قسم کا ہو سکتا ہے ایک یہ کہ مرد بغیر کچھ مال واپس لئے طلاق دے دے۔ دراصل یہ صورت صورت ۳ سے ملتی جلتی ہے جس میں مرد اور عورت دونوں طلاق چاہتے ہیں۔ تاہم یہ فرق ہے کہ ابتداء جب عورت کی طرف سے ہو تو اس کو خلع کہیں گے۔ خلع کی دوسری صورت یہ ہے کہ عورت مرد کا دیا ہؤا مال سب کا سب یا اس کا کچھ حصہ واپس دے کر طلاق حاصل کرے۔

جب مرد خود اپنے ارادہ سے طلاق دے اس کا طریق جو قرآن کریم میں بتایا گیا ہے یہاں اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اس مضمون کے تعلق میں ہمارے پیش نظر صرف طلاق کا فعل ہے جو کامل ہو چکا ہے۔ اسی طرح جب مرد عورت کے مطالبہ پر طلاق دیتا ہے تو اگرچہ اس کو خلع کہا جاتا ہے مگر ہے وہ بھی طلاق ہی۔ ان دونوں قسموں کی طلاقوں کے کوائف اور اثرات کیا ہیں یہاں ان کے بیان کی ضرورت نہیں۔ اس مضمون کا محرک دراصل جناب تمنّا صاحب عمادی کی ایک تصریح ہے جو انہوں نے اپنی کتاب "الطلاق مرّتٰن" میں قرآن مجید کے الفاظ

فان طلّقھا فلا تحلّ لہ
من بعد حتّی تنکح
زوجًا غیرہ (الخ)

یعنی مرد اگر عورت کو طلاق دے دے تو بعد میں وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہے تاوقتیکہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ دوسرا خاوند بھی اس عورت کو طلاق دے دے ان دونوں مرد اور عورت پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لیں۔

جناب تمنّا صاحب عمادی فرماتے ہیں کہ غیر سے نکاح کرنے والا جو اصول ہے یہ صرف ایسی عورت سے تعلق رکھتا ہے جو مال دے کر خلع حاصل کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اگر کوئی طلاق دینے والا اپنی مطلقہ سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو وہ صرف ایک صورت کے جبکہ عورت نے مال دے کر خلع لیا ہو بغیر اس اصول کے اطلاق کے نکاح کر سکتا ہے کہ وہ عورت پہلے دوسرے مرد سے نکاح کر کے اس دوسرے کی مطلقہ بن جائے۔

جناب تمنّا صاحب عمادی نے اپنے اس مفروضہ کے ثبوت کے لئے نحوی اور عقلی دلائل دئے ہیں۔ ہم یہاں بغیر احادیث میں جانے کے یہ کہتے ہیں کہ تمنّا صاحب کا یہ مفروضہ غلط ہے۔ آیات متذکرہ بالا میں مضمون "والمطلقات" سے شروع ہوتا ہے ان تینوں آیات (یعنی ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱ سورہ بقرہ) میں طلاق کے متعلق احکام دئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب مرد عورت کو خود طلاق دے۔ یعنی بغیر عورت کی رضامندی کے طلاق دے تو اس سے کوئی مال جو اس نے عورت کو دیا ہے واپس نہ لے اس کی صرف ایک استثنا بتائی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر عورت بطور فدیہ کے کچھ یا سارا مال واپس کر دے تو یہ ناجائز نہیں اس سے کسی پر گناہ عائد نہیں ہوتا۔ ہم نہیں سمجھ سکے کہ تمنّا صاحب دوسرے مرد سے نکاح والی شق کو صرف اس استثنا کے ساتھ کس طرح جوڑتے ہیں۔ آپ نے جو نحوی اور عقلی دلائل دئے ہیں، وہ محض تکلف معلوم ہوتا ہے۔

آپ کی پہلی دلیل ضمیر کے قرب و بعد سے تعلق رکھتی ہے۔ ہماری رائے میں یہ سوال اس لئے پیدا نہیں ہوتا کہ یہاں طلاق کے مختلف احکام بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایک حکم یہ ہے کہ طلاق ہونے پر طلاق دینے والا دیا ہؤا مال واپس نہ لے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ طلاق دینے والا مطلّقہ سے دوبارہ نکاح اسی صورت میں کر سکتا ہے جب مطلّقہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ بھی اس کو طلاق دے دے۔

ہم نہیں سمجھتے کہ یہاں کسی ضمیر کا مرجع تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آیہ ۲۲۹ بقرہ میں صرف مطلقات سے خطاب کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ مطلقات پر کیا کیا واجبات ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ تین حیضوں تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔
۲۔ حمل کو نہ چھپائیں۔
۳۔ اگر خاوند حمل کے دوران میں صلح و صفائی کے پیشِ نظر اپنی زوجیت میں واپس لینا چاہے تو اس کا زیادہ حق ہے۔
۴۔ جس طرح خاوند کے لئے ضروری ہے کہ وہ مطلقہ سے نیکی کرے اسی طرح عورت کے لئے بھی ضروری ہے۔
۵۔ مردوں کو ایک طرح کی عورتوں پر فوقیت حاصل ہے۔

یہ پانچ باتیں مطلقات سے خطاب کر کے کہی گئی ہیں۔ اگلی دو آیات میں طلاق دینے والے مردوں سے خطاب کیا گیا ہے۔

۱۔ طلاقیں صرف دو ہیں۔
۲۔ خواہ مدت کے اندر رجوع کر لو اور خواہ رخصت کر دو۔
۳۔ دیا ہؤا مال واپس نہ لو البتہ اگر کوئی مطلقہ فدیہ کے طور پر واپس کرے تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔
۴۔ طلاق کے بعد تم اپنی مطلقہ کو واپس نکاح میں نہیں لے سکتے جب تک وہ کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے اور وہ اس کو طلاق دے دے۔

ہماری ناقص رائے میں یہاں مطلّقات اور طلاق دینے والے مردوں کو جدا جدا خطاب کر کے ان کے جدا جدا فرائض اور حقوق بتائے گئے ہیں جیسا کہ ہم نے کہا ہے آیہ ۲۳۰ بقرہ میں صرف طلاق دینے والے مردوں کے متعلق فرائض اور واجبات بتائے گئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اگر طلاق ہو جائے تو کسی صورت میں بھی طلاق دینے والا مطلقہ سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا تاوقتیکہ مطلقہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ مرد بھی اس کو طلاق دیدے الغرض یہ سزا اگر اس کو سزا سمجھا جائے صرف مرد کے لئے ہے کیونکہ پہلی صورت میں جب وہ طلاق دیتا ہے اس کو سوچنے سمجھنے کے لئے کافی موقعہ دیا گیا ہے اور آخر میں یہ تنبیہ بھی لگا دی ہے کہ اگر طلاق ہو گئی تو وہ بغیر اس صورت کے کہ عورت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ دوسرا خاوند اس کو طلاق دے دوبارہ نکاح نہیں کر سکے گا۔ طلاق دینے سے پہلے یہ امر اس کو سوچ لینا چاہیئے۔ چونکہ طلاق ابغض المباحات ہے اس لئے اس کی راہ میں زیادہ سے زیادہ ممکنہ رکاوٹیں رکھ دی گئی ہیں اور چونکہ مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہوتی ہے اس لئے یہ اس کا فرض ہے کہ ایسا اقدام کرنے سے پہلے ہر اونچ نیچ کا لحاظ کر لے اور یہ بھی سوچ لے کہ ایک دفعہ جب طلاق مکمل ہو گئی تو اس عورت سے دوبارہ نکاح کرنا آسان نہیں ہوگا۔

دوسری صورت میں جب وہ مال لے کر طلاق دیتا ہے اس میں بھی چونکہ اس نے مال واپس لیا ہے عورت کے ساتھ اس پر بھی پابندی لگائی گئی ہے۔ البتہ جب وہ عورت کے مطالبہ پر رضامندی کے ساتھ بغیر مال لئے طلاق دیتا ہے یا دونوں کی رضامندی سے طلاق ہو جاتی ہے تو ان دونوں صورتوں میں مرد اور عورت دونوں پر پابندی عاید ہوتی ہے کہ وہ دوبارہ نکاح نہ کریں جب تک عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کر کے مطلقہ نہ بن جائے۔

ہم نے یہاں فقہی موشگافیوں اور احادیث سے الگ رہ کر آیات اللہ کا اپنی سمجھ کے مطابق سیدھا سادھا مفہوم بیان کر دیا ہے۔ تاہم پہلے فقہا اور احادیث بھی چونکہ اسی نقطۂ نظر کی تائید کرتے ہیں۔ اس لئے بہر صورت جناب تمنّا صاحب عمادی کا یہ استدلال غلط ہے کہ دوسرے مرد سے نکاح کر کے مطلقہ سے نکاح کا جواز والا حصہ صرف مال دے کر خلع حاصل کرنیوالی شق کے ساتھ مخصوص ہے۔ واللہ اعلم۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تفسیر سورہ بقرہ میں فرماتے ہیں:۔

"پہلے فامساکٌ بمعروفٍ او تسریحٌ باحسانٍ میں دو صورتیں بیان کی تھیں اب طلاق والی صورت کو علیحدہ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر تیسری طلاق بھی واقع ہو جائے تو اس صورت میں وہ عورت اس مرد کے لئے جائز نہیں ہوگی ہاں اگر وہ عورت کسی دوسرے مرد سے شادی کرے اور پھر دوسرا بھی اسے طلاق دے دے یا فوت ہو جائے اور پھر وہ پہلا شخص اور یہ عورت یقین رکھتے ہوں کہ وہ حدود اللہ کو قائم رکھ سکیں گے تو پھر ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے۔"
(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۵۲۱)

جناب تمنّا صاحب عمادی نے اپنی کتاب "الطلاق مرّتٰن" کے شروع میں احمدیوں کو خاص طور پر مخاطب کیا ہے۔ ہم ان کی توجہ تفسیر سورۂ بقرہ مصنفہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف دلاتے ہیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفوس کرتی ہے

جماعت احمدیہ کے خلاف مفتی مصر محمد مخلوف کے نام نہاد فتویٰ کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت و حقانیت کا ایمان افروز نشان

اِنّی مُہِینٌ مَنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ کے مطابق شاہ فاروق کا عبرتناک انجام

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

مصر کے مفتیٔ اعظم کا فتوےٰ

۱۹۳۲ء میں جامعہ ازہر کی مجلس افتاء سے ایک شخص نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ استفسار کیا۔

ھل عیسیٰ حیّ او میت فی نظر القرآن الکریم والسنۃ المطھرۃ۔ یعنی کیا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام از روئے قرآن کریم اور سنت مطہرہ وفات یافتہ ہیں یا زندہ ہیں۔

اس سوال کا جواب علامہ الشیخ محمود شلتوت رئیس الازہر کے سپرد ہوا۔ علامہ موصوف نے آیات قرآنیہ اور احادیث کی روشنی میں یہ لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ثابت ہے۔ اور ان کا جسم سمیت آسمان پر جانا قرآن و سنت سے ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا جو شخص وفات مسیح کا قائل ہو وہ مسلمان ہے۔ اور ایسے لوگوں کا جنازہ پڑھنا چاہیئے۔ اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیئے

جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ فتوےٰ عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کے ردّ عمل کے طور پر کچھ عرصہ ہوا ایک ٹریکٹ مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی کی طرف سے شعبہ نشر و اشاعت جامعہ عربیہ چنیوٹ نے مصر کے مفتیٔ اعظم کا فتوےٰ کے نام سے شائع کیا ہے۔

یہ ٹریکٹ اپنے مندرجات کے لحاظ سے انتہائی غلط بیانی پر مشتمل ہے۔ کیونکہ یہ تاریخی حقائق کے صریح خلاف ہے اور اس میں اظہار حقیقت سے اغماض کیا گیا ہے۔ ذیل میں ہم قارئین کے سامنے اصل حقیقت پیش کرتے ہیں۔ مولوی منظور احمد صاحب اس ٹریکٹ میں رقمطراز ہیں۔

"قادیانی حضرات ان دنوں مصر کے آزاد خیال پروفیسر شلتوت کی تحریر جو آج سے عرصہ بیس پچیس سال پہلے کی ہے۔ بڑے زور سے شائع کر رہے ہیں۔ جس میں اس نے تحریر کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ امت کے اجماعی عقیدہ کے خلاف فرد واحد یا چند افراد کا کچھ لکھ دینا پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا۔"

پھر رقمطراز ہیں:۔

"شلتوت کے اس مضمون سے مرزائی لوگ عوام الناس کو یہ دھوکہ دینا چاہتے ہیں کہ تمام علماء مصر کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ ہم ان کے اس پردۂ فریب کو چاک کرنے کے لئے حکومت مصر کے مفتیٔ اعظم مشہور عالم دین الاستاذ الشیخ محمد مخلوف کا فتوےٰ اصل عبارت مع ترجمہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں تاکہ عام مسلمان اصل حقیقت کو دیکھ کر ان کے دھوکہ سے محفوظ رہ سکیں۔"

(۲)

پس منظر

اگر مندرجہ بالا فارمولا مولوی منظور احمد صاحب پر ہی منطبق کیا جائے۔ تو ان کی قائم کردہ ریت کی دیوار خود ہی دھڑام سے گر پڑے گی۔ اور ان کے اپنے الفاظ کے مطابق ہی ان کا پردۂ فریب چاک ہو جائیگا۔ قارئین کے سامنے ہم بعض تاریخی دستاویزات اور ٹھوس حقائق پیش کر کے ان سے ہی فیصلہ طلب کرتے ہیں۔ ان حقائق کے پیش کرنے کی کلیتہً ذمہ واری صاحب ٹریکٹ پر ہے جنہوں نے ابتدا کی۔ اور ہمیں جوابی کارروائی پر مجبور کیا ہے۔

مصر کے مفتیٔ اعظم کا فتوےٰ ان ٹیل پیج پر ذیل کے عناوین سے تحریر کیا گیا ہے

• حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی پر ایمان لانا واجب ہے!

• جمہور علماء امت کا اجماعی عقیدہ یہی ہے کہ آپ پر موت طاری نہیں ہوئی اور آپ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے

• مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے تمام کافر ہیں۔ ان سے رشتہ ناطہ کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ مندرجہ بالا فتوے مفتی مصر مخلوف سے کسی شخص نے طلب نہیں کیا تھا۔ اور نہ ہی استفسار کیا تھا۔ بلکہ یہ ایک گہری سازش تھی۔ جیسا کہ ذیل کی تفصیلات سے قارئین کو علم ہو جائیگا

۱۹۵۲ء میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے شاہ فاروق مصر کو دوران ملاقات ازراہ ہمدردی یہ نصیحت کی۔ کہ دنیا آپ کو اسلامی حکومت کے سربراہ اور بادشاہ کی حیثیت سے دیکھتی ہے۔ اس لئے آپ کی ہر حرکت اور کردار اسلامی نمونہ و روایات کے مطابق ہونا چاہیئے۔ آپ نے شاہ فاروق کو اس قسم کی قیمتی اور مفید نصائح سے اس لئے نوازا کہ ان ایام میں مصر کے داخلی و خارجی مسائل شاہ فاروق کے ذاتی کیریکٹر اور بدعادات کی بنا پر ابتر ہو رہے تھے۔ اور بیرونی ممالک میں اس نام نہاد عیاش بادشاہ کے اعمال کی وجہ سے اسلامی معاشرہ و مذہب کے خلاف غلط خیالات و افکار پیدا ہو رہے تھے شاہ فاروق جو جنت الحمقاء میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور ان کو اپنی خفیہ پولیس پر ناز تھا انہوں نے ایک طرف تو مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اس نصیحت کو ناپسند کیا۔ اور دوسری طرف اس وقت کے مفتیٔ مصر شیخ حسنین محمد مخلوف اور بعض علماء کو بلا کر حکم دیا کہ ظفر اللہ خان پر کفر کا فتوےٰ لگا دیا جائے۔ اور اس شاہی حکم کی تعمیل فوری طور پر کی جائے۔ اس امر کی تصدیق کے لئے ہم بیروت کے کثیر الاشاعت ہفتہ وار رسالہ "الصیاد" ۷ اگست ۱۹۵۲ء کا عربی اقتباس مع ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ یہ اخبار لکھتا ہے

اشتھر عن الملک السابق فاروق انہ کان یکرہ النصح والارشاد وخاصۃ فی المسائل السیاسیۃ والدینیۃ ویکرہ الذین یجرؤن علی نصحہ وارشادہ وحدث حین مرّ السید ظفر اللہ خان، وزیر خارجیۃ الباکستان بمصر عائدًا من ھیئۃ الامم المتحدۃ ان استقبلہ الملک السابق، فما کان من الوزیر الباکستانی الذی یعتبر من کبار رجالات السیاسیۃ والدینیۃ فغضب الفاروق واستدعی علی اثر المقابلۃ شیوخ الازھر واجبرھم علی اصدار فتوی ضد ظفر اللہ خان بانہ ملحد وخارج علی الدین، وصدرت الفتوی ونشرت فی الصحف ... وقامت قیامۃ الباکستان، وقدم وزیرھا فی القاھرۃ احتجاجا رسمیا الی الحکومۃ المصریۃ التی کانت یرئسھا احمد نجیب الھلالی، فبادر الھلالی الی وضع المرسوم بدحض الفتوی الجریئۃ والغائھا، ثم حملہ الی الملک لیوقعہ ولکن فاروق رفض توقیع المرسوم، فاصر الھلالی و ھدد بالاستقالۃ وھز الملک السابق کتفیہ مستھترا و استقال الھلالی . . . . .

یعنی سابق شاہ فاروق کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہ کسی کی نصیحت اور راہنمائی کو ناپسند کیا کرتا تھا بالخصوص سیاسی اور مذہبی معاملات میں۔ جو لوگ شاہ فاروق کو نصیحت کرنے کی جرأت کرتے انہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ محترم ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان مجلس اقوام متحدہ میں شمولیت کے بعد واپسی پر مصر سے گذرے تو سابق شاہ فاروق نے (ملاقات کے وقت) ظفر اللہ خان کا استقبال کیا۔ اس موقعہ پر موصوف نے جن کا شمار دنیا کی خاص سیاسی اور اسلامی معزز شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ شاہ فاروق کو سیاسی اور مذہبی امور پر مشتمل اہم نصائح کیں۔ اس پر شاہ فاروق ناراض ہو گیا۔ اور اس ملاقات کے بعد علماء ازہر کو بلا کر ان کو مجبور کیا۔ کہ وہ ظفر اللہ خان کے خلاف ملحد اور خارج از دین ہونے کا فتوےٰ صادر کریں۔ چنانچہ فتوےٰ اجراء کر دیا گیا۔ اور اخبارات میں اس کی اشاعت ہوئی . . . . .

اس سے پاکستان میں کہرام مچ گیا،

پاکستانی سفیر مقیم قاہرہ نے سرکاری طور پر مصری حکومت کے پاس پروٹسٹ کیا۔ اس وقت اس حکومت کے وزیر اعظم نجیب الہلالی تھے وزیر اعظم الہلالی نے اس بے باکانہ فتویٰ کی تردید کرنے اور اسے لغو قرار دیا جانے کے لئے معاملہ شاہ فاروق کے سپرد کیا اور دستخط کرنے کے لئے پیش کیا۔ لیکن فاروق نے الہلالی کی تجویز پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر وزیر اعظم الہلالی نے اصرار کرتے ہوئے استعفیٰ کی دھمکی دی۔ سابق شاہ فاروق نے عواقب سے بے نیاز ہو کر متکبرانہ انداز میں فتویٰ کی منسوخی پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ وزیر اعظم الہلالی پاشا مستعفی ہو گئے۔

(۳)

فتویٰ کا انجام

۲۲ر جون ۱۹۵۲ء کے اخبار الجدیدہ میں مفتی مصر کا یہ نام نہاد فتویٰ شائع ہوا۔ اس فتویٰ کی اشاعت پر مصر میں شور پڑ گیا اور مفتی کی شخصیت عوام و خواص کی نگاہ میں ہدف تنقید و ملامت بن گئی۔ رائے عامہ کے پیش نظر چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اخبارات میں شائع ہوا کہ:۔

"ان ما نشر لیس بفتوی رسمیۃ ولیس لھا رقم فی سجل خاص وانما ھی مجرد حدیث دار فی مجلس خاص یتضمن رائی فضیلتہ فی ھذہ المسئلۃ۔"

یعنی جو امر شائع کیا گیا ہے وہ سرکاری فتویٰ نہیں ہے اور نہ ہی اس کا اندراج خاص رجسٹر میں ہوا ہے بلکہ یہ تو ایک گفتگو تھی جو پرائیویٹ مجلس میں ہوئی۔ یہ مفتی مذکور کی ذاتی رائے سے تعلق رکھتی تھی"

مندرجہ بالا بیان میں واضح طور پر یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ یہ فتویٰ نہیں ہے بلکہ ایک پرائیویٹ گفتگو کو محرف کر کے بصورت فتویٰ شائع کر دیا گیا ہے۔ لیکن مفتی مذکور اتنی جرأت نہ کر سکے کہ وہ یہ بیان دیتے کہ یہ فتویٰ شاہ فاروق کے اصرار پر دیا گیا ہے کیونکہ اس اظہار کا انجام اور نتیجہ ظاہر و باہر تھا۔

اس فتویٰ کے شائع ہونے کے بعد مصری صحافت میں مفتی مصر پر کڑی تنقید کی گئی۔ اگر تمام مضامین اور بیانات کو یکجائی طور پر ترتیب دیا جائے تو بلا مبالغہ ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے اس نام نہاد سازش اور فرمائشی فتویٰ کے دوسرے دن ہی عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عزام پاشا نے اخبار الجدیدہ کو جس میں یہ نام نہاد فتویٰ شائع ہوا تھا بیان دیا جس میں پاشا موصوف نے کہا:۔

"عجبت لاعتبار کمدائی المفتی فی القادیانیۃ... فتوی دینیۃ لھا اثرھا ولو کان الامر کذلک لکانت عقائد الناس وکراماتھم ومستقبلھم رھنا بآراء بعض العلماء.... ولیس من مصلحۃ المسلمین فی شئ تکفیر طائفۃ لطائفۃ بل آمن ان من احسن مبادی الاسلام البعد عن التکفیر"

یعنی مجھے سخت تعجب ہوا ہے کہ آپ نے قادیانی جماعت .... کے متعلق مفتی کی رائے کو وزنی سمجھا ہے اور مذہبی فتویٰ قرار دیا ہے اگر اس امر کو فتویٰ دینیہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر لوگوں کے عقائد۔ ان کی عزت ان کا مستقبل بعض علماء کے رحم و کرم پر موقوف ہوگا۔

اس کے بعد موصوف فتوے کی بنیادی شرط کے متعلق تحریر کرتے ہیں:۔

"فالفتوی یجب ان تنصب علی حادثۃ معینۃ وواضحۃ وھی بعد رأی لا دین یلزم الناس، ان الاسلام تنزہ عن ان یجعل من العلماء ھیأت کسنوتبۃ تفصل وتحرمھم من رحمۃ اللّٰہ"

فتویٰ کسی معین اور واضح واقعہ کی بناء پر ہوا کرتا ہے اور اس قسم کی حالت میں وہ محض رائے کہلائی جا سکتی ہے۔ نہ کہ مذہبی فتویٰ جو لوگوں کو کسی امر پر لازم کر دے۔ اسلام نے علماء کے ذریعہ کلیسائی نظام کی بنیاد نہیں رکھی اور ان کو ایسے اختیارات ہرگز نہیں دیئے گئے کہ وہ لوگوں کو رحمت ربانی سے محروم اور الگ کر دیں،

.... یہ امر مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہے کہ کسی فرقہ کو کافر قرار دیا جائے بلکہ اسلام کے بہترین اصولوں میں سے ایک بنیادی اصل یہ بھی ہے کہ فتویٰ کفر سے اجتناب اختیار کیا جائے۔

اخبار المصری (قاہرہ) نے اپنی اشاعت ۲۶ر جون ۱۹۵۲ء میں تحریر کیا

"بان احدا لم یطلب من مفتی الدیار المصریۃ اصدار مثل ھذہ الفتوی۔ ان الحکومۃ فی دھشۃ من التصرف الذی اقدم علیہ المفتی"

کوئی بھی مفتی مصر سے اس فتوے کا طالب نہیں ہوا۔ حکومت مفتی کے اس اقدام سے سخت حیران ہے

بیروت کے کثیر الاشاعت روزنامہ

"بیروت المساء" نے مفتی مصر کے اس نام نہاد فتوے کے خلاف انتہائی ندامت اور غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے ایک طویل مقالہ تحریر کیا جس میں منجملہ دیگر امور کے یہ بھی لکھا کہ:۔

مذہبی لوگ خدمت دین کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ سیاسی امور میں دخل دینا ان کا کام نہیں۔ اگر ظفر اللہ خان مختلف اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں تو یہ امر ان کو کافر نہیں بناتا۔ وہ ایمان باللہ وملئکتہ وکتبہ و رسلہ کے قائل ہیں وہ اسلامی ارکان پر پوری طرح عامل ہیں کیا مفتی کے لئے جائز ہے کہ وہ ان مسلمانوں پر بھی کفر کا فتوےٰ لگائے جو دین اسلام پر عمل پیرا ہوں۔

شیخ مخلوف مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کر رہا ہے اور ایسے وقت میں تفرقہ پیدا کر رہا ہے جبکہ انہیں اتحاد کی بے حد ضرورت ہے۔... مفتی مصر کو کیا ہو گیا کہ وہ احمدی مسلمانوں کو مخاطب کر رہا ہے اور ان پر کفر کا اتہام لگا رہا ہے!!

(۴)

احمدی مسلمان ہیں

مصری۔ شامی اور لبنانی اخبارات نے متفقہ آواز مفتی مصر کے خلاف اٹھائی۔ اکابرین عرب اور عمائدین مصر نے زوردار الفاظ اور موثر پیرایہ میں مضامین تحریر کئے بلکہ ایک فریق نے تو یہ مطالبہ بھی کیا کہ مفتی مصر کو اس کے منصب سے الگ کر دیا جائے۔ مصر کے دو مشہور اور سابق مفتیوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق فتویٰ دیا کہ یہ لوگ نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ دوسرے مسلمانوں سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں اور اس قسم کی جماعت پر فتویٰ کفر جلد بازی ہے اور انتہائی ناز یبا حرکت ہے۔

چنانچہ مصر کے مشہور عالم الاستاذ خالد محمد نے اخبار الیوم میں مورخہ ۲۶/۶/۵۲ کو "صبح الابرار کا فرین" کے عنوان سے ایک پُر مغز مقالہ تحریر کیا جس کا ایک حصہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

شیخ مخلوف کی اس غلطی کا نام چاہے ہیں فتویٰ رکھوں یا رائے یہ غلطی بہر حال ان سے سرزد ہو چکی ہے۔ مفتی کو اس منصب سے الگ کرنا حکومت پر فرض ہو چکا ہے ہم نے فتوے کے صادر ہونے کے دن سے ہی اسکے متعلق رائے زنی کرنے کو ناپسند کیا تھا تاکہ ہم عوام الناس کی طرح اس فتویٰ کی عدم اہمیت کا اظہار کر سکیں لیکن شیخ مخلوف اپنی غلطی کا ڈیفنس کرنے لگے ہیں اور اس طرح ایک غلطی کو مٹانے کے لئے دوسری غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں اور گمراہی کا ازالہ کرتے ہوئے گمراہی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ مفتی مذکور کا فرض تھا کہ اسلامی فقہ کے واضح قواعد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس معاملہ میں تاخیر اور انتظار کرتے اور اپنی جلد بازی سے لوگوں کو رحمت خداوندی اور دین الٰہی سے خارج قرار نہ دیتے۔ فاضل منشی جانتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کو فرمایا:

انری ھذہ الشمس... فعلی مثلھا فاشھد او دع!!

یعنی اے گواہ کیا تو اس آفتاب کو دیکھ رہا ہے؟ جیسا یہ آفتاب صاف اور روشن ہے ایسی ہی واضح گواہی دے اگر تو اس قسم کی گواہی نہیں دے سکتا تو پھر گواہی دینی ترک کر دے۔

ڈاکٹر طٰہٰ احمد زکی کبیر مصر کے ایک مشہور مصنف اور مورخ ہیں جن کا نام ہر مصری کی نوک زبان پر ہے۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کرنے میں غیر معمولی طور پر بیباک ہیں۔ آپ نے ایک طویل مقالہ تحریر کر کے بعض بنیادی امور کی طرف حکومت مصر کو متوجہ کیا اور آپ نے یہ مقالہ رائے عامہ کی نمائندگی کرتے ہوئے تحریر کیا ان کے مقالہ کا ایک اقتباس درج ذیل ہے:۔

"میں پوچھتا ہوں کس شخص نے مفتی کو فتویٰ کا حق دیا ہے اور کس شخص نے مفتی کو مذہب کے نام پر تمام دنیا کے متعلق رائے ظاہر کرنے کی اجازت دی ہے؟ کیا مصر ہی صرف ایک اسلامی حکومت ہے اس کے سوا اور کوئی حکومت اسلامی حکومت نہیں ہے؟ اور کیا صرف مفتی مصر ہی دنیا میں ایک مفتی ہے اور اس کے سوا اور کوئی مفتی نہیں ہے۔"

"وفی ای رجل رخنی؟ فی رجل الاسلام والمسلمین مالم یضعہ المفتی ولن یضعہ ولو عاش مثل عمرہ الحاضر"

مفتی نے کس شخصیت عظیم کے متعلق فتویٰ دیا؟ ہاں اس معروف شخصیت کے متعلق فتوے دیا جس نے اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کے لئے وہ اعمال جلیلہ سرانجام دیئے جو نہ مفتی کر سکا ہے اور نہ ہی وہ آئندہ ہرگز کر سکے گا۔ خواہ وہ اپنی موجودہ عمر کی مدت تک مزید زندہ رہے"

پھر ڈاکٹر موصوف رائے عامہ کی نمائندگی کرتے ہوئے یوں فیصلہ صادر کرتے ہیں۔

الحکم

من اجل کل ھذا فقد حکمنا بما یلی:۔

اولاً۔ بالغاء لقب "مفتی الدیار"

لانہ بمثل وکنا نوریۃ فرد لا سند لھا فی الدین۔

ثانیاً۔ جل بضۃ الافتاء الآن تنقلب الی حلقۃ دراسات لا تلزم قرار التا (احد) او تکفر مسلما۔

ثالثاً۔ ارسال مائۃ شباب الازھر بعد التخرج الی مواطن العل

الحدیث حتیما کانت فی
الأرض، حمید الخلق
الأزہر خلقا جدیدا۔
عن محکمۃ الرای العام
(اخبار الیوم ۲۶/۶/۵۲)
احمد زکی

ان حالات کی بناء پر ہم مندرجہ ذیل فیصلہ کرتے ہیں:۔

۱۔ مفتی الدیار کا لقب کلیۃً منسوخ کر دیا جائے کیونکہ یہ لقب ایک شخص کو ڈکٹیٹرشپ کے اختیارات دیتا ہے جس کی دین میں کوئی سند نہیں ہے۔

۲۔ مجلس افتاء کو توڑ کر علمی امور کی تحقیقات کے لئے ایسے حلقوں میں تبدیل کر دیا جائے کہ اس کا فیصلہ نہ تو کسی کو ملزم گردانے اور نہ ہی کسی مسلمان کو کافر ٹھہرائے۔

۳۔ ازہر یونیورسٹی کے ایک سو نوجوانوں کو فارغ التحصیل ہونے کے بعد علوم جدیدہ کی تحصیل کے لئے بھیجا جائے تاکہ ازہر کو نئے رنگ میں ڈھالا جائے۔

یہ فیصلہ رائے عامہ کے محکمہ سے جاری کیا گیا ہے۔

احمد زکی

(۵)

علمائے مصر اور احمدیت

مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی نے ٹریکٹ مذکور میں شیخ مخلوف کے فتویٰ تکفیر کو بڑے طمطراق سے پیش کیا ہے حالانکہ شیخ مخلوف کے فتویٰ کو علماء مصر نے جلد بازی اور خطرناک غلطی پر محمول کیا تھا۔ چنانچہ شیخ محمد ابراہیم صالح بک سپریم شرعیہ کورٹ کے چیف نے نمائندہ بلاغ کو اسلامیات و فقہ کی بناء پر ایک طویل بیان دیا جس کا ایک اقتباس مع ترجمہ کے پیش خدمت ہے۔

تسرع مناد ون شك ان
تحكم على القاديانيين
بالكفر"

بلاشبہ یہ ہماری طرف سے جلد بازی ہے کہ ہم قادیانی جماعت پر کفر کا فتویٰ لگائیں۔

پھر مزید تحریر کیا:۔

على انى ارى ان هناك
نواحى تؤيد اسلام الطائفة
القاديانية بل تؤيد
انهم لا يدعون فرصة
تمر الا ينتهزون كل
مظاهر التاييد
للاسلام والمسلمين،
سواء أكان ذلك
التاييد فى المحافل
الدولية ام فى
غيرها"

لیکن میں اس امر کو اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ کئی وجوہات قادیانی جماعت کے مسلمان ہونے پر موید ہیں بلکہ وہ وجوہات اس امر کی بھی تائید کرتے ہیں کہ فرقہ قادیانیہ کے لوگ اسلام اور مسلمانوں کی تائید میں مساعی صرف کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ یہ تائید بین الاقوامی مجالس میں ہو یا اور مجالس میں ہو۔

الشیخ علام نصار بک سابق مفتی مصر تحریر کرتے ہیں:۔

"ليس من الجائز
ولا من المعين رمى
فرقة من فرق
المسلمين بالكفر ولا
يوجد من الادلة ما يبرر
القول بان القاديانية
بالباكستان خرجت
عن الاسلام"

یعنی یہ امر نہ تو جائز ہے اور نہ ہی آسان ہے کہ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ پر الزام کفر لگایا جائے اور نہ ہی اس قسم کے دلائل موجود ہیں جو اس رائے کو جائز قرار دیں کہ قادیانی جماعت پاکستان میں اسلام سے خارج ہو گئی ہے۔

اس قسم کے مضامین اور بیانات کا شائع ہونا تھا کہ ہر طرف سے اس فتویٰ پر ملامت اور نفرت کا اظہار ہونے لگا اور ہر طبقہ کے عمائدین واکابرین نے اس فتویٰ کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر دیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر مصری پریس میں آخر یہ خبر جلی عنوان سے شائع ہوئی کہ

الاسكندرية فى ۲۷ يونيو
(المكتب المصرى)
علم مندوب المصرى
من مصدر رسمى كبير ان
ازمة تصريحات فضيلة
الاستاذ الشيخ حسنين
محمد مخلوف مفتى الديار
المصرية عن مذهب
القاديانية بالباكستان
قد زالت آثارها
واصبحت المسالة
منتهية تماما۔

(اسکندریہ ۲۷ جون از دفتر روزنامہ المصری)

یعنی روزنامہ مصری کے نمائندہ کو اہم سرکاری ذرائع سے علم ہوا ہے کہ مفتی مخلوف نے جو بیان پاکستان کی قادیانی جماعت کے متعلق دیا تھا اس کے اثرات زائل ہو چکے ہیں۔ اور یہ مسئلہ تقریباً ختم ہو چکا ہے۔

دوسرے روز مفتی نے پریس کو بیان دیا اور اپنے آپ کو کلیتہً بری الذمہ ظاہر کرنا چاہا۔ اس میں مفتی نے واضح اعتراف کیا کہ میری طرف یہ بات تحریف کرکے منسوب کی گئی ہے اور میرے سرکاری عہدہ کے نام کو غلط رنگ میں استعمال کیا گیا ہے اور یہ امر میرے علم کے بغیر اور غیر متوقع طور پر شائع کیا گیا ہے۔ نہ ہی یہ فتویٰ ہے اور نہ ہی میں نے سرکاری طور پر اس قسم کا فتویٰ دیا ہے۔

چنانچہ مفتی مخلوف نے بیان دیتے ہوئے کہا

انه فوجئ بنشر حديثه
محرفا ومنسوبا اليه
بوضعه الرسمى وباعتباره
فتوى صدرت عنه"
(المصری ۲۸/۶/۵۲)

یعنی غیر متوقع طور پر اچانک اس کی گفتگو کو محرف کرکے مفتی کے نام سے اسے فتویٰ ظاہر کرکے شائع کیا گیا ہے۔

(۶)

حقائق ثابتہ

مذکورہ بالا اقتباسات اور بیانات سے روز روشن کی طرح مندرجہ ذیل امور ثابت ہو جاتے ہیں:۔

۱۔ ایسا فتویٰ کسی نے بھی دریافت نہیں کیا تھا۔
۲۔ خود مفتی کا بیان ہے کہ اس کی بات محرف کرکے اس کی طرف منسوب کرکے بطور فتویٰ شائع کی گئی ہے۔
۳۔ اگر یہ فتویٰ باقاعدہ شرعی فتویٰ ہوتا تو مفتی صاحب اسے فتویٰ کے رجسٹر میں درج کرتے مگر ایسا نہیں کیا گیا۔
۴۔ اگر اس فتویٰ کا کوئی سائل ہوتا تو پہلے استفتاء کی عبارت درج ہوتی اور موجودہ اصول افتاء کے مطابق اس کا نام بھی درج ہوتا۔
۵۔ نام نہاد فتویٰ کی عبارت شاہ فاروق کو خوش کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔
۶۔ ملک مصر کے ہر طبقہ نے اس فتویٰ پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔

حتیٰ کہ وزیر اعظم کو اس کی وجہ سے استعفاء دینا پڑا۔ اس حقیقت کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ مصری پریس بالآخر یہ انتظار کرنے لگا کہ مفتی مصر کو اس کے عہدہ سے الگ کر دیا جائے۔ جیسا کہ ذیل کے اعلان سے ظاہر ہے۔

القاهرة :۔ ينتظرون
تنقيل حكومة مصر مفتى
الديار المصرية لانه
اصدر قرارا اعلن فيه
تكفير السيد ظفر الله
خان وزير خارجية
الباكستان لانه يعتنق
المذهب الاحمدى
(القاديانى)
بيروت المساء ۲۸/۶/۵۲

یعنی یہ امر متوقع ہے کہ حکومت مصر مفتی مصر کو خدمات سے دستبردار کر دے کیونکہ مفتی نے مکرم ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان پر بوجہ احمدی ہونے کے فتویٰ کفر لگایا ہے۔

بالآخر رائے عامہ غالب آئی اور مصر کے اس مفتی مخلوف کو پنشن دے دی گئی۔ اور مفتی کے خلاف تحریر کیا گیا کہ یہ شخص بہت سی مشکلات اور تکالیف کا باعث تھا اور ان کے فتاویٰ غیر معمولی طور پر کئی الجھنوں کے پیدا کرنے کا ذریعہ تھے۔ چنانچہ اخبار المصور ۱۲ مارچ ۱۹۵۴ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

فى الاسبوع الماضى
احيل فضيلة الاستاذ
الشيخ حسنين محمد
مخلوف مفتى الديار
المصرية الى المعاش
بعد ان اثار اكثر
من مشكلة واكثر
من ازمة"

یعنی گذشتہ ہفتہ شیخ مخلوف مفتی مصر کو پنشن دے دی گئی۔ بعد اس کے کہ انہوں نے بہت سی مشکلات اور الجھنیں برپا کی تھیں۔ ایڈیٹر اخبار مزید تبصرہ کرتا ہوا رقمطراز ہے:۔

"ولم تكن فتاوى
الاستاذ الشيخ مخلوف
عادية يمر عليها
الانسان مر الكرام
بل ان كثيرا منها
اثار زوابع وعواصف
وكان موضع القيل
والقال وفى مقدمة
هذه الفتاوى ...
فتواه فى شان الطائفة
القاديانية"

یعنی مخلوف کے فتاویٰ ایسے معمولی حیثیت کے نہ تھے جس پر انسان خاموش رہے بلکہ اکثر فتوے آندھیاں اور طوفان پیدا کرنے والے تھے جس کی وجہ سے ہر جگہ انتقادات کی بوچھاڑ تھی ان فتووں میں سے مقدم ترین ایک فتویٰ "قادیانی جماعت کے متعلق بھی تھا"

الغرض عوام و خواص نے اس فتویٰ تکفیر کو بُرا منایا۔ اور وہ علماء جو استاد مخلوف سے علمی لیاقت و فضیلت میں فوقیت رکھتے تھے انہوں نے بھی اس فتویٰ کے پرخچے اڑا دئے۔ اور یہ وہ انجام تھا جو مفتی مخلوف کا ہوا۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ "الفضل" خود خرید کر پڑھے۔
(مینیجر)

زعمائے انصار اللہ سے گذارش

الحمد للہ کہ سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے مبارک ایام اب پھر قریب آرہے ہیں۔ امسال اس خالص دینی و تربیتی مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۶۲ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ان تاریخوں میں ہمارا یہ دسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس میں شمولیت خدا کے فضل سے انصار اللہ کے لئے تزکیہ نفوس اور تطہیر قلوب کی دولت سے مالامال کرنے کا موجب ہوتی ہے اور اس میں شامل ہونے والے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور اپنی زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ ایسے بابرکت اجتماع میں شمولیت سعادت عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کی عظیم الشان برکات کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ نوجوانان جماعت بھی اس میں نہایت ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوتے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انصار اللہ کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ روحانی تربیت کے اس انمول واقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں اور پہلے سے زیادہ تعداد میں اپنے اس مرکزی اجتماع میں شریک ہوں۔ آپ سے یہ بھی گذارش ہے کہ :-

(۱) مجلس شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے کوئی تجاویز اگر آپ اپنی مجلس کی طرف سے بھجوانا چاہیں تو مقامی مجلس عاملہ کی منظوری حاصل کرکے زیادہ سے زیادہ ۲۰ ستمبر تک مطلع فرمادیں تاکہ مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کرسکے۔ اور شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کرکے تمام مجالس کو غور کرنے کے لئے شوریٰ سے کافی عرصہ قبل بھجوایا جاسکے۔ ایسی تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

(۲) سالانہ اجتماع کے موقعہ پر آئندہ تین سال کے لئے صدر مجلس کا انتخاب ہوگا۔ لہٰذا آپ اپنی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد صدارت کے لئے ایک نام مرکز میں بھجوادیں۔ نام بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

(۳) آپ کی مجلس کی طرف سے مجلس شوریٰ انصار اللہ میں شرکت کے لئے نمائندگان کے اسماء گرامی کے متعلق مرکز میں اطلاع زیادہ سے زیادہ ۲۰ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہیئے۔ بیس اراکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور ناظم، ناظم اعلیٰ۔ زعیم، زعیم اعلیٰ بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے۔

سالانہ اجتماع کا چندہ از راہ کرم جلد بھجوادیا جائے تاکہ اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو۔ آپ کے تعاون کا شکریہ۔ والسلام

خاکسار:- محبوب عالم خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

جیسا کہ قبل ازیں متعدد بار اعلان کیا جاچکا ہے۔ کہ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مضمون نویسی کا ایک انعامی مقابلہ ہو رہا ہے جس کا عنوان ہے "حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علمی اور عملی کارنامے" مضمون دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقابلہ میں شریک ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۲ء رہے گی۔ اس میں اول، دوم اور سوم آنیوالے خدام کو بالترتیب چالیس۔ پندرہ اور دس روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء کے موقعہ پر دیئے جائیں گے۔ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس میں حصہ لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ شہری مجالس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شریک ہو۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اسلام کی ضروریات کو مقدم کرنے کا عملی نمونہ

مکرم عبدالحق صاحب الٰہی پارک مصری شاہ لاہور آج کل بہت بیمار ہیں اور اس کے علاوہ مالی پریشانیوں میں بھی مبتلا ہیں لیکن پھر بھی انہوں نے اسلام کی ضروریات کو مقدم کرتے ہوئے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں مبلغ -/۱۰۰ روپیہ کا چیک بھجوایا ہے۔ قارئین کرام ان کی شفایابی اور مالی مشکلات سے رہائی کیلئے دعا فرمادیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ولادت

مورخہ ۳/۸/۶۲ مکرم میاں عبداللطیف صاحب ٹھیکیدار حافظ آباد کو اللہ تعالیٰ نے چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زچہ اور بچہ کی حفاظت فرمائے اور نومولود کو درازی عمر بخشے خاندان اور سلسلہ کے لئے بابرکت اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

(حکیم محمد لطیف امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ توسیع میعاد داخلہ سہ سالہ ڈپلومہ کورس گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ کراچی ملا میں داخلے کی آخری تاریخ ۳/۸/۶۲ کی بجائے ۱۰/۸/۶۲ (پ۔ٹ ۵/۸/۶۲)

۲۔ پی اے ایف کی مینٹی ننس ٹیکنیکل برانچ میں کمشن فرسٹ کیڈٹ اینٹری پاکستان ایئرفورس انجنیئرنگ اکاڈیمی کے لئے امیدواران کا انتخاب نیز انتخاب امیدواران جی ڈی پائلٹ برانچ رکروٹنگ افسر صاحب پی اے ایف لاہور ۳/۸/۶۲ تا ۳۱ دفتر بھرتی پی اے ایف واقعہ ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور روزانہ ماسوائے ایام رخصت تعطیلات کریں گے۔ کمشن ملنے پر تنخواہ -/۵۵۰ روپے ماہوار۔

شرائط:- انٹر سائنس (فزکس، کیمسٹری۔ ریاضی) فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن یا ڈپلومہ الیکٹریکل مکینیکل۔ آٹو موبائل یا ریڈیو انجنیئرنگ۔ عمر ۲/۶۵ ۱۵ کو ۱/۲ ۱۶ تا ۲۲

پروگرام دورہ:- سیالکوٹ ۱۷/۸/۶۲ ۔ لائل پور ۱۹/۸/۶۲ ۔ بہاولپور ۲۷/۸/۶۲ ۔ ملتان ۲۸/۸/۶۲ ۔ منٹگمری ۲۹/۸/۶۲

(پ۔ٹ ۵/۸/۶۲)

۳۔ پاکستان ایئرفورس میں بطور ٹیکنیکل آفیسر تنخواہ ۱۷ سالوں میں -/۵۵۰ تا -/۱۷۰۰ ماہوار۔ الاؤنسز علاوہ۔ شرائط:- (ا) انجنیئرنگ ڈگری۔ (ب) ایم ایس سی ٹیکنیکل۔ (ج) ایم ایس سی فزکس۔ (د) ایم اے ریاضی۔ (ر) بی ایس سی۔

تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل دفاتر بھرتی کے ساتھ رابطہ پیدا کریں۔

(۱) کراچی انکل روڈ۔ (۲) لاہور ایبٹ روڈ۔ (۳) راولپنڈی مال روڈ۔ (۴) پشاور نارتھ سرکلر روڈ۔ (۵) کوئٹہ کوئینز روڈ۔ انٹرویو کی آخری تاریخ ۲۰/۹/۶۲ ۔ (پ۔ٹ ۵/۸/۶۲)

۴۔ ڈائرکٹ اینٹری آرٹیفائیسرس پاکستان نیوی اسامیاں (الف) شپ رائٹ آرٹیفائیسرس (ب) آرڈیننس آرٹیفائیسرس۔ ابتدائی ٹریننگ یک سال۔ عرصہ ملازمت ۱۳ سال۔ ابتدائی تنخواہ -/۱۴۰۔ تنخواہ ایکٹنگ آرٹیفائیسر فورتھ کلاس -/۱۴۵۔ فورتھ۔ تھرڈ سیکنڈ و چیف آرٹیفائیسر۔ بالترتیب ۱۶۰-۵-۱۸۰ و ۲۰۰-۱۰-۲۵۰ - و ۲۵۰-۱۰-۳۰۰ و ۳۵۵-۱۵-۴۰۰ ۔ شرائط:- ڈپلومہ مکینیکل یا الیکٹریکل انجنیئرنگ یا میٹرک جس نے کسی مشہور انجنیئرنگ ورکشاپ میں اپرنٹس شپ کی ہو۔ عمر ۱/۲ ۱۷ تا ۲۵ ۔ درخواستیں ۳۱/۸/۶۲ تک بشمول مصدقہ نقول سندات بنام سٹاف آفیسر (رکروٹنگ و مین پاور پلیننگ) نیول ہیڈ کوارٹرس فاؤلر لائینز کراچی۔ (پ۔ٹ ۴/۸/۶۲)

۵۔ داخلہ فرسٹ ایئر ڈاکٹر آف ویٹرنری میڈیسن چار سالہ کورس ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی لائل پور۔ وظائف برائے مستحقین۔ شرط:- ایف ایس سی میڈیکل سیکنڈ ڈویژن۔ درخواستیں بنام رجسٹرار بلاتوقف۔ (پ۔ٹ ۳/۸/۶۲)

(ناظر تعلیم)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیز مبشر احمد بجلی کے فائنل امتحان میں کامیاب ہوا ہے۔ اور دوسرے لڑکے عزیز عبدالمنان نے میٹرک میں وظیفہ حاصل کیا ہے۔ نیز میری بچی بھی بفضل تعالیٰ صحت یاب ہوگئی۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بچوں کی کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ان کو صحت و عافیت سے رکھے۔ (عبدالرحمٰن صابر قائمقام امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

۲۔ میری دادی جان آج کل بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(ثریا از کوٹلی لوہاراں مغربی)

۳۔ خاکسار کی بیوی ہفتہ عشرہ سے بیمار ہے۔ ان کی صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار چوہدری عنایت علی سیکرٹری مال مقام گوہرہ ضلع سیالکوٹ)

۴۔ میری والدہ پانچ سال کے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار خالد لطیف۔ کراچی بک ڈپو۔ اردو بازار۔ کراچی ملا)

۵۔ میرے خسر محترم میاں اکبر علی صاحب پیشاب کی بندش کی وجہ سے اچانک بیمار ہوگئے۔ اپریشن مورخہ ۳۰/۷/۶۲ کو گنگا رام ہسپتال میں کامیاب ہوچکا ہے۔ کمزوری زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ (محمودہ بیگم معرفت میاں اکبر علی صاحب پراپرٹی ڈیلر ۱۶ نابھہ روڈ پرانی انارکلی لاہور)

۶۔ خاکسار کی لڑکی ساجدہ شاہین عرصہ ایک ماہ سے سخت بیمار ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک ۱۶۶ مراد محمود آباد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۶۴/۶/۴ تا ۶۴/۶/۸

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۴۲۱	احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب	۱۰ — ۰۰ روپے
۴۲۲	مکرم سعید سہیل احمد صاحب سی۔ ایس۔ پی۔ ڈھاکہ مشرقی پاکستان	۸۲ — ۰۰ 〃
۴۲۳	احباب جماعت احمدیہ ڈھاکہ بذریعہ مکرم عزیز احمد صاحب راشد	۲۵ — ۰۰ 〃
۴۲۴	مکرم ملک عطاء اللہ صاحب کوچہ چابک سواراں لاہور	۲۶ — ۰۰ 〃
۴۲۵	محترمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار محمد شفیع صاحب لاہور چھاؤنی	۱۵ — ۰۰ 〃
۴۲۶	〃 اہلیہ صاحبہ بھائی نعمت اللہ صاحب راولپنڈی	۱۰ — ۰۰ 〃
۴۲۷	مکرم سید محمد ظفر اللہ شاہ صاحب	۳۹ — ۰۰ 〃
۴۲۸	احباب جماعت احمدیہ راولپنڈی بذریعہ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب	۳۶ — ۰۰ 〃
۴۲۹	〃 〃 پشاور بذریعہ مکرم سعید سلیم احمد خاں صاحب	۱۶۵ — ۷۵ 〃
۴۳۰	راجہ خان صاحب مرحوم بذریعہ مکرم چوہدری ظفر علی صاحب	۲۰ — ۰۰ 〃
۴۳۱	مکرم عبدالرشید صاحب اچھرہ لاہور	۱۰ — ۰۰ 〃
۴۳۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ربوہ	۱۰۰ — ۰۰ 〃
۴۳۳	مکرم بابا رحمت علی صاحب کراچی	۲۰ — ۰۰ 〃
۴۳۴	〃 مرزا سردار احمد صاحب 〃	۲۰ — ۰۰ 〃
۴۳۵	محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالرشید صاحب کراچی	۱۰ — ۰۰ 〃
۴۳۶	احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب	۲۳ — ۶۳ 〃
۴۳۷	محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کراچی منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	۱۰ — ۰۰ 〃
۴۳۸	مکرم چوہدری قائم الدین صاحب چک ۲۲۳ ج ب ضلع لائل پور	۱۰ — ۰۰ 〃
۴۳۹	مکرم ملک غلام سرور صاحب بھیرہ ضلع سرگودہا	۱۰ — ۰۰ 〃
۴۴۰	محترمہ امۃ الحمید صاحبہ بنت صوبیدار کرم دین صاحب دارالنصر ربوہ	۱۰ — ۰۰ 〃

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد دین صاحب حال مردان صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہلیہ صاحبہ جو حضرت میاں محمد یوسف صاحب صحابی مردان کی لڑکی تھیں بعمر ۸۴ سال مورخہ ۳۱ مئی ۶۴ء مردان میں وفات پا گئیں اور مردان میں سپرد خاک کی گئیں۔ بزرگان و مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لئے نیز پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (مولوی آدم خاں امیر جماعت احمدیہ مردان)

امانت تحریک جدید

کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

احباب حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کرا کر ثواب دارین حاصل کریں!

(افسر امانت تحریک جدید)

قبرص میں یونانیوں کے مورچوں پر ترک جیٹ طیاروں کی زبردست بمباری

رسد کی فراہمی کا راستہ بند۔ متعدد ٹینک اور گاڑیاں تباہ

انقرہ ۱۰۔ اگست۔ ترکی کے جیٹ طیاروں نے کل شمال مغربی قبرص میں یونانیوں کے مورچوں پر بھاری بمباری کی۔ حکومت ترکی نے انتباہ کیا ہے کہ جب تک قبرصی یونانی ترکوں کی آبادی سے ہٹ نہیں جاتے ترکی کے تمام طیارے بمباری جاری رکھیں گے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ ترکی کے جیٹ طیاروں کی بمباری سے ابھی تک قبرصی یونانی پسپا نہیں ہوئے تاہم ان کی سپلائی لائن توڑ دی گئی ہے اور ان کے متعدد ٹینک اور گاڑیاں تباہ کر دی گئی ہیں۔

ترکی کی کابینہ کا کل بھی اجلاس منعقد ہوا جس کے بعد ایک اعلامیہ جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ یونان اور قبرص کی طرف سے حملے کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے فضائیہ کو مکمل طور پر تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ یونان کے حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے جزائر ایجین اور قبرص کے بالمقابل تھریس کی سرحدوں کے قریب تمام دفاعی انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔

قبرص ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ترکی طیارے گزشتہ تین روز سے شمالی علاقے پر زبردست بمباری کر رہے ہیں۔ ترکی کے دو تباہ کن جہاز منصورہ سے صرف چار میل کے فاصلے پر لنگر انداز ہیں اس کے علاوہ ترکی کے چھ تباہ کن جہاز جن کے ساتھ تارپیڈو کشتیاں بھی تھیں کل رات شمالی ساحل کے قریب گشت کرتے ہوئے دیکھے گئے تھے!

تینوں حکومتوں سے جنگ بند کرنے کی اپیل

واشنگٹن ۱۰ اگست۔ امریکہ کے صدر جانسن نے صدر مکاریوس اور یونان اور ترکی کی حکومتوں کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں ان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ قبرص کے بحران میں جنگی کارروائیاں کرنے سے گریز کریں۔ دریں اثنا امریکہ کے اعلیٰ افسروں نے بتایا ہے کہ حکومت امریکہ نے ایتھنز انقرہ اور نکوسیا کے ساتھ رابطہ قائم کر رکھا ہے اور ان پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ وہ جنگ بند کر دیں۔ ان افسروں نے کہا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ قبرص کے ترک باشندوں کی یہ شکایت بجا ہے کہ شمالی علاقے میں قبرصی یونانیوں نے ان کے تین گاؤں گھیرے میں لے رکھے ہیں۔ ابھی تک بحیرہ روم میں متعین چھٹے امریکی بیڑے کو کوئی تازہ احکامات نہیں دیئے گئے۔

یونان خاموش نہیں رہے گا

نکوسیا ۱۰ اگست۔ قبرص کی حکومت نے بعض ملکوں سے فوجی امداد مانگی ہے۔ صدارتی محل کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ جزیرہ قبرص پر ترکی طیاروں کی بمباری سے خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں ترکی قبرص پر باقاعدہ حملہ نہ کر دے چنانچہ حکومت قبرص نے اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے بعض ملکوں سے امداد مانگی ہے ترجمان سے جب یہ پوچھا گیا کہ کیا یہ سچ ہے کہ قبرص نے روس مصر اور شام سے فوجی امداد مانگی ہے تو اس نے اس کا جواب دینے سے گریز کیا۔ کل سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر مکاریوس نے ان تمام ملکوں کے سربراہوں کو تار بھیجے ہیں جنہیں قبرص پر ترکی کے طیاروں کی بمباری سے تشویش ہے۔

دریں اثنا یونان کے وزیر اعظم پاپندریوس نے اعلان کیا ہے کہ قبرص پر ترکی کے جارحانہ اقدامات پر یونان خاموش نہیں بیٹھے گا۔

جنوبی ویت نام کی سرحد پر کمیونسٹ فوجوں کا زبردست اجتماع

سائیگون ۱۰ اگست۔ جنوبی ویت نام کے وزیر اعظم جنرل کھان نے کہا ہے کہ چین نے اپنے بہت سے جیٹ طیارے شمالی ویت نام پہنچا دیئے ہیں۔ اور شمالی ویت نام کی فوجوں نے سرحد پر جمع ہونا شروع کر دیا ہے شمالی علاقے کے معائنہ کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ چینی طیارے دانن اور نوران کے مقامات پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔

ویت نامی عوام کے خلاف جنگ بند کرو

نیویارک میں سینکڑوں امریکیوں کا مظاہرہ

نیویارک ۱۰ اگست۔ جنوب مشرقی ایشیا میں امریکی پالیسی کے خلاف احتجاج کے لئے کل تقریباً سات سو افراد نے مظاہرہ کیا گھوڑ سوار پولیس نے مظاہرین کو منتشر کر دیا۔ پولیس نے ایک درجن افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

میکاریوس حکومت کا رویہ تبدیل نہ ہوا تو جنگ جاری رہیگی

ترک افواج یونان پر حملہ کے لئے تیار ہیں۔ یونانی مندوب کا الزام

گرسل

انقرہ ۱۰۔ اگست ۔۔۔ حملہ کے بعد ترکی کے صدر جنرل گرسل نے کل اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہم مجبور ہو کر میکاریوس حکومت کے خلاف تادیبی کارروائی کی ہے اور ترکی یہ محسوس کر رہا ہے کہ بین الاقوامی فوج ترکی کے جان و مال کا تحفظ کرنے میں ناکام ہو چکی ہے۔

صدر گرسل سے پوچھا گیا کہ کیا تادیبی کارروائی ختم کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جی نہیں اس وقت جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گی جب تک میکاریوس حکومت اپنا رویہ تبدیل نہیں کرتی۔ اور یہ یقین نہیں ہو جاتا کہ ترکوں کی جان و مال محفوظ ہے۔

صدر گرسل نے آخر میں کہا کہ یونانیوں کو انسانیت کا سبق دینے کا اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا اور اب توقع ہے کہ ان کے ہوش ٹھکانے آ جائیں گے۔

ترکی کے وزیر خارجہ مسٹر ارکن نے کل رات گئے بتایا کہ قبرص میں ہلکی سطح پر پولیس ایکشن جاری ہے اور ترکی کے جیٹ طیاروں نے یونانیوں کی ایک گشتی کشتی کو ڈبو دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان تمام مقامات پر راکٹ برسائے جا رہے ہیں جہاں سے ترک مسلمانوں پر حملے کئے جا رہے تھے۔

روس کا رویہ

ترکی کے حملہ کے بارہ میں غیر متوقع طور پر روس کا رویہ سخت نہیں ہے اور اس نے امریکہ کی طرح اس بات پر زور دیا ہے کہ جزیرہ کے معاملات کو پر امن طور پر طے کر لیا جائے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قبرص کی میکاریوس حکومت یہ دعوے کرتی رہی ہے کہ اگر ترکی نے حملہ کیا تو روس فوری طور پر اس کی امداد کو آئیگا ایک اطلاع کے مطابق کل انقرہ میں روسی سفیر نے ترکی کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور اس رائے کا اظہار کیا کہ قبرص کے تنازعہ کو مذاکرات کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

رات قبرص۔ یونان اور ترکی تینوں کی درخواست پر سلامتی کونسل کے صدر نے سب سے پہلے قبرص میں اقوام متحدہ کے کمانڈر جنرل تھمیا کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوج جنگ بند کرانے میں ناکام ہو چکی ہے۔ اور صورتحال انتہائی تشویشناک ہے۔

قبرص کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس وقت جبکہ میں آپ کے پاس شکایت لے کر آیا ہوں ہم ترکی کی جارحیت کا شکار ہیں جنگی جہازوں نے ہمارے ساحل کو گھیر لیا ہے اور بمبار طیارے ہم پر راکٹ برسا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چند منٹ پیشتر مجھے ٹیلیفون پر یہ اطلاع ملی ہے کہ مزید چھ جنگی جہاز اور ۲۶ دوسرے جہاز قبرص کی طرف بڑھ رہے ہیں اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر ترکی کا بڑا حملہ شروع ہو جائے گا۔

ترکی نمائندے نے اپنی تقریر میں قبرصی نمائندہ کی تقریر کی تردید کی اور کہا کہ میکاریوس حکومت دنیا میں سنسنی پھیلانا چاہتی ہے۔ ہم نے جو کارروائی کی ہے وہ بہت معمولی ہے۔

تارا سنگھ پر فتح سنگھ کے حامیوں کا حملہ

پولیس نے بروقت امداد سے بچا لیا

نئی دہلی ۱۰ اگست ۔۔۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ کو پولیس نے سنت فتح سنگھ کے حامیوں کے ایک گروپ کے حملے سے اس وقت بچایا جبکہ وہ ان کی کار کو گھیرے میں لے کر ان پر تشدد کرنے والے تھے۔ ماسٹر تارا سنگھ جب دربار صاحب امرتسر سے واپس لوٹ رہے تھے سنت فتح سنگھ کے حامیوں نے ماسٹر تارا سنگھ کے خلاف نعرے لگائے اور ان کی کار کو گھیرے میں لے لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ماسٹر تارا سنگھ سنت فتح سنگھ گروپ کی طرف سے قتل کی دھمکی بھی دی گئی ہے اس لئے ماسٹر تارا سنگھ کے مکان پر پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ اکالی دل کے دفتر پر بھی پولیس پہرہ دے رہی ہے۔

افسوسناک وفات

میرا بڑا لڑکا عمر ۱۸ سال نام محمد اسمٰعیل بوجہ حادثہ کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز میں مشین میں آ کر ۷ اگست ۱۹۶۴ء کو فوت ہو گیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ہمیں صبر کی طاقت بخشے۔ آمین
(محمد ابراہیم مستری بھٹہ بھیوٹ ضلع جھنگ)

درخواست دعا

میرے والد محترم شیخ فضل قادر صاحب عرصہ دو ماہ سے بعارضہ جگر بیمار ہیں۔ ان دنوں تکلیف بڑھ جانے کی وجہ سے طبیعت زیادہ ناساز ہے!

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صحابہ کرام، درویشان قادیان اور احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ (شیخ نور الحق۔ محلہ دارالبرکات ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷